۱۵ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 198)

صبر کے فضائل

- کیا ٹڈی دَل بھی عذاب کی صورت ہے؟ 08
- کیا کورونا وائرس میں مرنے والا شہید ہے؟ 09
- کائنات کی سب سے بڑی مخلوق 09
- کیا بارش سے وَبائی اَمراض دُور ہوتے ہیں؟ 12

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صبر کے فضائل (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دور کرے (2) میری سنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار دُرُود

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی میرا شِعار دُرُود

صبر کے فضائل

سوال: کیا اَحادیثِ مُبارکہ میں صبر کرنے کے فضائل آئے ہیں؟ (3)

جواب: جی ہاں! اَحادیثِ مُبارکہ میں صبر کرنے کے کثرت سے فَضائل وارِد ہوئے ہیں۔ جن میں سے چھ فرامینِ مصطفےٰ

---

1 ......یہ رِسالہ ۱۵ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ بمطابق 6 جون 2020 کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ......البدور السافرة، باب الاعمال الموجبة لظل العرش والجلوس على المنابر...الخ، ص۱۳۱، حدیث: ۳۶۶۔

3 ......یہ سُوال اور اس کے بعد آنے والے مزید 12 سوالات شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ اَمیرِ اَہلِ سُنَّت)

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ہیں: (1) اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے تکلیفوں میں مبتلا کرتا ہے۔[1] (2) مسلمان کو جو تکلیف، رَنج، ملال اور اَذیت و غم پہنچے یہاں تک کہ اس کے پاؤں میں کوئی کانٹا چبھے تو اللہ پاک ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔[2] (3) مسلمان مَرد و عورت کے جان، مال اور اَولاد میں ہمیشہ مصیبت رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک سے اِس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔[3] (4) جس مسلمان مَرد یا عورت پر کوئی مصیبت پہنچی اور وہ اسے یاد کرکے ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ ﴾[4] کہے اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز (یعنی لمبا) ہو چکا ہو تو اللہ پاک اس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اُس دِن دیا تھا جس دِن مصیبت پہنچی تھی۔[5] (5) اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چَراغ ایک مَرتبہ بجھ گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ ﴾ پڑھا، عرض کی گئی: کیا یہ بھی مصیبت ہے؟ اِرشاد فرمایا: جی ہاں! ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف دے وہ اس کے لیے مصیبت ہے اور اس پر اَجر ہے۔[6] (6) مصیبت کے وقت ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ ﴾ پڑھنا رحمتِ اِلٰہی کا سبب ہوتا ہے۔[7]

چُپ کر سیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرے تاں ہیرے

آج کا مُعاشرہ اِس قدر خراب ہو چکا ہے کہ تھوڑے سے وقت کے لیے بجلی چلی جائے تو ایک دوسرے کو گالیاں نکالنے تک کی نوبت آ جاتی ہے۔ ایک مسلمان ہی دوسرے مسلمان بھائی کو بُرا بھلا کہہ رہا ہوتا ہے حالانکہ یہ سب کرنے کے بجائے مسلمان کو ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ ﴾ پڑھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا یہ ذہن بھی بنائے کہ بجلی گئی

---

1 ......بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارۃ المریض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵۔

2 ......بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارۃ المریض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۲۔

3 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷۔

4 ......پ۲، البقرۃ: ۱۵۶۔ ترجمۂ کنز الایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

5 ......مسند امام احمد، حسین بن علی، ۱/۴۲۹، حدیث: ۱۷۳۴۔

6 ......تفسیر در منثور، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۵۶، ۱/۳۸۰۔

7 ......کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۱۲۲، حدیث: ۶۶۴۶۔

www.dawateislami.net

ہے تو کوئی بات نہیں اِس کی وجہ سے مجھے اللہ پاک کو یاد کرنے کی توفیق مل گئی اور مجھے ثواب کمانے کا موقع بھی مل گیا، مزید مجھ پر اللہ پاک کی رَحمت کا نزول بھی ہو گا۔ بسا اوقات آدمی کا ذہن بن جاتا ہے اور وہ نیّت بھی کر لیتا ہے کہ آئندہ مصیبت پر ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴾ پڑھوں گا اور صبر سے کام لوں گا لیکن جب صبر کرنے کا وقت آتا ہے تو اس وقت صبر بھول جاتا ہے اور جانے انجانے میں سامنے والے کو بہت کچھ کہہ دیتا ہے۔ کبھی کہیں جاتے ہوئے ٹریفک جام ہو جاتا ہے تو ہارن بجا بجا کر دوسروں کو بھی پریشان کر دیتا ہے اور دِیگر لوگ بھی دیکھا دیکھی شور مچا رہے ہوتے ہیں۔ کوئی کہیں سے گزر رہا ہوتا ہے تو غلطی سے کسی کا دھکا لگ جاتا ہے تو لوگوں میں لڑائی تک کی نوبت آ جاتی ہے کہ ”دیکھتا نہیں ہے، اندھا ہے کیا“ اس طرح کے جملے بھی ایک دوسرے کو کہہ دیتے ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

چُپ کر سیں تاں موتی ملسن، صَبر کرے تاں ہیرے

پاگلاں وانگوں رولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

یعنی اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ اُس مصیبت پر خاموشی اِختیار کرتا ہے تو اُسے موتی ملیں گے اور اگر خاموشی کے ساتھ ساتھ صبر کا دامن بھی تھام لیتا ہے تو اُسے ہیرے ملتے ہیں، اگر وہ مصیبت کے وقت خاموشی اور صبر سے کام نہیں لیتا تو اُسے نہ موتی ملتے ہیں نہ ہی ہیرے ملتے ہیں۔ اَرے اے مسلمانو! رَنج و غم کے مارو! اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے والے بن جاؤ، اس کا بدلہ آخرت میں بہت عمدہ ہے۔ مصیبت کے وقت واویلا کرنے سے مصیبت چلی نہیں جاتی البتہ ثواب چلا جاتا ہے۔ کاش ہمیں ایسا نفس نصیب ہو جائے جو صرف اللہ پاک کی رضا پر ہی راضی رہے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور مصیبت کے وقت صبر کرنے کی توفیق بھی مَرحمت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے

سوال: اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے سے کیا مُراد ہے؟

جواب: اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے سے مُراد یہ ہے کہ پریشانی ہو یا خوشحالی بندہ ہر حالت میں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا یعنی میں اللہ پاک کے رَب ہونے اور اِسلام

کے دِین ہونے اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔(1) حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو آپ کے پاس حضرتِ سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟ فرمایا: نہیں! میرا رَب جانتا ہے کہ اُس کا خلیل آگ میں موجود ہے اگر وہ میری اِس حالت پر بھی راضی ہے تو میں بھی راضی ہوں۔(2) حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے خلیل ہیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا توکل تو اعلیٰ دَرجے کا تھا۔ ایک مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی زَوجہ حضرتِ سَیِّدَتنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اپنے چھ ماہ کے بچے حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ایک میدان میں چھوڑ دیا اور ایک طرف چل دیئے، تو ان کی زوجہ نے کہا کہ آپ ہمیں اِس ویرانے میں کہاں چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہے لیکن جب حضرتِ سَیِّدَتنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کہا کہ کیا آپ کو اللہ پاک نے اِس چیز کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ یہ سننا تھا کہ آپ کہنے لگیں کہ مجھے میرے رَب کا حکم قبول ہے۔ حالانکہ آس پاس کوئی آبادی نہیں ہے اور نہ ہی کچھ کھانے پینے کو ہے۔ جو کچھ تھا وہ ختم ہو چکا۔ اب حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام پیاس کی شِدَّت کو محسوس کرنے لگے، یہ وہ پاک لوگ ہیں جنہوں نے نفسِ راضیہ حاصل کیا ہوا تھا۔ اللہ پاک نے ان پر ایسا کرم کیا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین پر ایڑی رَگڑی تو وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جسے آبِ زَم زَم کہا جاتا ہے۔(3) دُنیا کے تمام پانی ختم ہوسکتے ہیں لیکن وہ چشمہ کبھی ختم نہ ہو گا۔

مَصائب میں کبھی حرفِ شکایت لَب پہ مَت لانا
وہ کر کے مبتلا بندوں کو اپنے آزماتا ہے

آزمائش سے کیا مُراد ہے؟

سوال: اللہ پاک کی طرف سے بندے پر جو آزمائش آتی ہے اِس سے کیا مُراد ہے؟

جواب: اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ

1 ...معجم کبیر، منیذر الاسلمی، ۲۰/ ۳۵۵، حدیث: ۸۳۸۔

2 ...حلیۃ الاولیاء، مقدمۃ المصنف، ۱/ ۵۲، رقم: ۳۹۔

3 ...تفسیر خازن، پ ۱۳، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/ ۸۷۔

www.dawateislami.net

وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا، یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دُرُودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔“ اِس آیت میں لفظ ﴿بِشَیْءٍ﴾ کی تفسیر میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ پاک نے اِس لفظ سے مسلمانوں کو تسکین دی ہے کہ زیادہ گھبر اؤ مت، تھوڑا سا خوف اور کچھ بھوک میں مبتلا کر کے آزمایا جائے گا۔ ﴿وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ﴾ سے مُراد جانوں کے نقصان مثلاً دوست اور قرابت داروں یعنی رِشتے داروں کا وَبائی اَمراض میں مبتلا ہو کر مَر جانا جبکہ پھلوں کی کمی سے مُراد باغات اور کھیتوں کا آسمانی آفات مثلاً اُولے پڑنا یا ٹڈی دَل وغیرہ کا مسلط ہو جانا کہ جن کے سبب اناج برباد ہو جائیں۔[2]

کامل مؤمن کے لیے ہر چیز میں فکرِ آخرت کا پہلو

کامل مؤمن کے لیے ہر چیز میں فکرِ آخرت کا پہلو موجود ہوتا ہے مثلاً اگر اس کے سامنے کسی شخص کی کورونا وائرس میں مبتلا ہو کر موت ہوتی ہے تو وہ اس میں بھی اپنے لیے لمحۂ فکریہ نکال لیتا ہے کہ جس طرح آج اس کی موت اس مَرض میں ہوئی ہے مجھے بھی تو یہ مَرض لگ سکتا ہے۔ اگر اس کے سامنے کسی شخص کی فصل کو ٹڈی دَل نے خراب کر دیا ہے تو وہ اس میں بھی اپنا یہ ذہن بنالیتا ہے کہ آج اس کی فصل تباہ ہوئی ہے کل میری فصل بھی تباہ ہو سکتی ہے۔ بہر حال اِنسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ پاک کا شکر بجالائے اور اس کی بارگاہ میں توبہ واِستغفار بھی کرتا رہے۔ ہر مسلمان کے دِل میں اپنے مسلمان بھائی کے لیے ہمدردی کا جذبہ ہونے کے ساتھ ساتھ آخرت کی تیاری کرتے رہنے کا ذہن بھی ہونا چاہیے۔ بالفرض اگر کوئی شخص کسی آفت میں مبتلا ہے تو اسے اس حالت میں بے صبری کا مُظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ پاک کی رضا پر ہمیشہ راضی رہنا چاہیے۔ اس وقت دُنیا میں عاشقانِ رَسُول کورونا وائرس کے خوف میں مبتلا ہیں اور کئی مسلمان کورونا وائرس کی لپیٹ میں آکر جامِ شہادت بھی نوش کر چکے ہیں، اس کے علاوہ اِن دِنوں ٹڈی دَل نے فصل وغیرہ کو خوب نقصان پہنچایا ہوا ہے۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو اپنی عافیت میں رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 پ ۲، البقرۃ: ۱۵۵ تا ۱۵۷۔ 2 تفسیر نعیمی، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۵۵، ۲/ ۹۰۔

www.dawateislami.net

قومِ فرعون پر ٹڈیوں کا عذاب

سوال: کیا کسی قوم پر ٹڈیوں کا عذاب بھی آیا ہے؟

جواب: اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرعون کی قوم پر آنے والے عذاب کے بارے میں فرماتا ہے: ﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ(۱۳۳)﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: "تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹیڑی (ٹڈی) اور گھن (یا کلنی یا جوئیں) اور مینڈک اور خون جُدا جُدا نشانیاں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔" اِس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں ہے: اللہ پاک نے ٹڈی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل، دَرختوں کے پتے، مکان کے دَروازے، چھتیں، تختے، سامان، حتّٰی کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں لیکن بنی اِسرائیل کے مؤمنین کے یہاں نہ گئیں۔ قبطیوں نے پریشان ہو کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے دُعا کی دَرخواست کی اور اِیمان لانے کا وعدہ کیا پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا سے وہ عذاب دور ہوا۔ کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں ہم اپنا دِین نہیں چھوڑتے چنانچہ اِیمان نہ لائے۔[2]

ٹڈیاں اللہ پاک کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی جن دِنوں بینائی رُخصت ہو گئی تھی، اُن دِنوں آپ ابنِ حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے یہاں ناشتے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کے ناشتے کے دَسترخوان پر کہیں سے ٹڈی آ گری، تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اُسے پکڑ کر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگے کہ اے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہمارے دَسترخوان پر ٹڈی گری ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی بینائی جا چکی ہے اِس کے باوجود دِل کی آنکھوں سے دیکھ کر فرمایا: اے عکرمہ! اِس ٹڈی پر سُریانی زبان میں لکھا ہوا ہے: "بے شک میں رَب ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک ہوں، ٹڈیاں میرے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، اسے میں اپنے بندوں میں سے جن پر چاہوں مسلط کر دیتا ہوں۔"[3]

---

1 ...پ۹، الاعراف: ۱۳۳۔ 2 ...تفسیر دُرِّ منثور، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۳۳، ۳/۵۲۰۔

3 ...حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن عباس، ۱/۳۹۸، حدیث: ۱۱۴۰، رقم: ۴۵۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی اَمّی جان مَریم بنتِ عمران رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے اللہ پاک سے سوال کیا کہ انہیں ایسا گوشت کھلائے جس میں خون نہ ہو تو اللہ پاک نے انہیں جراد (ٹڈی) کھلائی، اِس پر حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی اَمّی جان مَریم بنتِ عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے دُعا کی: اے اللہ پاک اسے بغیر دودھ کے زندہ رکھ اور اسے بغیر آواز کے ایک دوسرے کے پیچھے لگادے۔[1] ان کی دُعا کا اثر ہے کہ ٹڈی دودھ کے بغیر زندہ ہے اور اس کی آواز بھی نہیں ہے۔

ٹڈیاں پرندوں میں سب سے بڑا لشکر ہے

آج کل ٹڈیاں دیکھنے میں کم نظر آتی ہیں حالانکہ پہلے اِن کی کثرت ہوا کرتی تھی۔ میں نے اپنے بچپن میں بہت ٹڈیاں دیکھی ہیں۔ کراچی کے علاقے کھارادر میں پہلے بہت ٹڈیاں ہوا کرتی تھیں، اب شاید وہاں پر بھی کم نظر آتی ہوں گی۔ کھارادر میں ایک محلہ ہے اب تو وہاں ہوٹل بن چکے ہیں اُس محلے کو پہلے ”مکڑ پاڑا“ کہتے تھے کہ سندھی میں مکڑ کا مطلب ٹڈی ہوتا ہے اور وہاں پورا سال ٹڈیاں نظر آیا کرتی تھیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی کثرت سے ٹڈیاں ہوا کرتی تھیں۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ٹڈی کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ اللہ پاک کا ایک لشکر ہے، یہ حلال ہے لیکن میں اسے نہیں کھاتا اور نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں۔[2] اِس حدیثِ پاک کی شرح میں ہے: ٹڈیاں پرندوں میں سب سے بڑا لشکر ہے، جب اللہ پاک کسی قوم سے ناراض ہوتا ہے تو اُس پر ٹڈی کا عذاب مسلط کر دیتا ہے تاکہ اس کے پھل، کھیتی اور دِیگر اَموال کو تباہ کر دے۔[3] فی الحال کورونا وائرس دُنیا میں پھیلا ہوا ہے اور ٹڈی دَل بھی لوگوں کی کھیتیوں اور اناجوں کو تباہ و بَرباد کر رہی ہیں۔ اے مسلمانو! اگر اِس وقت بھی اللہ پاک کو راضی نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟! ابھی سے پنج وقتہ نمازوں کے لیے اُٹھنا شروع نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے فوراً اس کی بارگاہ میں جھک جائے اور اس سے اس کی رَحمت طلب کرے۔ بے شک اللہ پاک توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

---

1 ...تفسیر درِ منثور، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۳۳، ۳/۵۲۱۔

2 ...ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، باب فی اکل الجراد، ۳/۵۰۱، حدیث: ۳۸۱۳۔

3 ...مراٰۃ المناجیح، ۵/۶۷۶۔

www.dawateislami.net

کیا ٹڈی دَل بھی عذاب کی صورت ہے؟

سوال: کورونا وائرس کے ہوتے ہوئے ٹڈی دَل کا جو عذاب آیا ہے کیا یہ اسی طرح کا عذاب ہے جو فرعون کی قوم پر آیا تھا؟

جواب: جی نہیں! یہ اس طرح کا عذاب نہیں ہے، اِس میں پوری قوم ہلاک نہیں ہوتی لیکن عُرفاً اسے بھی عذاب ہی کہا جاتا ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت پر جو اِس طرح کے چھوٹے عذابات آتے ہیں ان سے پوری اُمَّت تباہ نہیں ہوتی۔

ٹڈی حلال ہے

سوال: کیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ٹڈی کھانا ثابت ہے؟

جواب: جی نہیں! حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ٹڈی کو تناول نہیں فرمایا۔[1] البتہ ٹڈی حلال ہے۔

سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی پھر دِیگر مخلوقات

سوال: کیا دُنیا میں سب سے پہلے ٹڈیاں ختم ہوں گی؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زمانۂ خلافت میں پورے ایک سال تک ٹڈیاں نظر نہ آئیں تو آپ بہت غمگین ہوگئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یمن، عراق اور شام کی طرف ایک ایک سوار بھیجا تاکہ وہ ٹڈیوں کے بارے میں معلومات کریں کہ شاید کسی نے کوئی ٹڈی دیکھی ہو۔ جب یمن کی طرف بھیجا جانے والا سوار واپس لوٹا تو اس کے ہاتھ میں کچھ ٹڈیاں تھیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے ڈال دی گئیں جنہیں دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اور بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَر کا نعرہ لگایا اور فرمایا: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ پاک نے 1000 مخلوقات کو پیدا کیا ہے جن میں سے 600 دَریا میں اور 400 خشکی میں ہیں۔ سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی پھر آہستہ آہستہ دِیگر مخلوقات بھی ہلاک ہوتی جائیں گی۔[2] حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

---

1 ... مراٰۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 663 پر ہے: ٹڈی حلال ہے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سامنے صحابہ کرام نے کھائی ہے مگر حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود کبھی نہ کھائی بلکہ فرمایا کہ "یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق ہے میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔"

(ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی اکل الجراد، ۳/۵۰۱، حدیث: ۳۸۱۳)

2 ... شعب الایمان للبیهقی، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی محنة الجراد... الخ، ۷/۲۳۴، حدیث: ۱۰۱۳۲۔

www.dawateislami.net

کے خوفِ خدا کا یہ عالَم تھا کہ آس پاس صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ موجود ہیں اور دَجّال کا بھی ظہور نہیں ہوا لیکن پھر بھی ٹڈیوں کے نظر نہ آنے سے گھبرا گئے۔[1]

خوشی میں اَللہُ اَکْبَر کہنا سُنَّت ہے

سوال: کیا خوش ہو کر اَللہُ اَکْبَر کا نعرہ لگانا سُنَّتِ صحابہ ہے؟

جواب: جی ہاں! خوشی میں اَللہُ اَکْبَر کا نعرہ لگانا سُنَّتِ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہے۔[2] بسا اوقات لوگ بھی کسی موقع پر تعجب کرتے ہوئے اَللہُ اَکْبَر کہتے ہیں اِس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

کائنات کی سب سے بڑی مخلوق

سوال: اللہ پاک کی سب سے بڑی مخلوق کونسی ہے؟

جواب: اللہ پاک کی سب سے بڑی مخلوق فرشتے ہیں۔[3]

وہ جاندار جن کی جان دیر سے نکلتی ہے

سوال: کیا کوئی ایسا جاندار ہے جس کا سَر دھڑ سے الگ ہونے کے باوجود وہ کافی دیر تک زندہ رہتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بالکل ایسے جاندار بھی دُنیا میں موجود ہیں جن کا سَر دھڑ سے الگ ہو جاتا ہے لیکن اِس کے باوجود وہ کافی دیر تک زندہ رہتے ہیں مثلاً ٹڈی، سانپ اور لال بیگ وغیرہ۔ مچھلی کی بھی ایک قسم ایسی ہے کہ اگر اس مچھلی کے ٹکڑے کر کے پکانے کے لیے پتیلے میں ڈال دیئے جائیں تب بھی اُس کے ٹکڑے اُچھل کر باہر گِرتے رہتے ہیں۔[4]

کیا کورونا وائرس میں مَرنے والا شہید ہے؟

سوال: کیا کورونا وائرس میں مبتلا ہو کر مَرنے والا مسلمان شہید ہے؟

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷ / ۲۷۴۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷ / ۲۷۵۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵ / ۶۷۶۔

4 ...... حیاۃ الحیوان، باب السین المهملة، ۲ / ۴۱۔

جواب: جی ہاں! جو شخص کورونا وائرس میں مبتلا ہو کر مَر جائے وہ شہید ہے۔ یہ وَبا بھی طاعون کی طرح ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: طاعون میں مَرنے والا شخص شہید ہے۔[1] اِس حدیثِ پاک میں ان لوگوں کے لیے تسلی ہے جن کا کوئی اپنا مثلاً بھائی، بیٹا یا باپ کورونا وائرس میں مبتلا ہو کر اِس دُنیا سے رُخصت ہوا ہے۔

رَحمت کبھی زَحمت بن جاتی ہے

سوال: کیا کبھی رَحمتِ اِلٰہی بھی عذاب بنتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسا بھی ہوتا ہے مثلاً پانی اللہ پاک کی رَحمت ہے لیکن اگر اِسی پانی کا سیلاب آجائے تو عذاب کی صورت اِختیار کرلیتا ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن میں رَحمت اور عذاب دونوں جہتیں موجود ہوتی ہیں۔[2]

تجربات اِنسان کو بہت کچھ سکھا دیتے ہیں

سوال: کیا تجربات سے بھی اِنسان کو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کافی تجربات ایسے ہوتے ہیں جو اِنسان کو بہت کچھ سکھا دیتے ہیں مثلاً کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ کسی کے بچوں کی امی کا اِنتقال ہوا تھا، میں بھی افسوس کرنے کے لیے چلا گیا تھا، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ بچوں کے باپ کو دوسری شادی کا مشورہ دے دیں، وہ آپ کا مشورہ نہیں ٹھکرائیں گے۔ میں نے بچوں کے باپ کو دوسری شادی کرنے کا مشورہ دے دیا تو انہوں نے دوسری شادی کرلی۔ بعد میں ہوا کچھ یوں کہ دوسری بیوی ان کے بچوں کو چھوڑ کر گھر میں

---

1 ..... مسلم، کتابُ الجھاد، بابُ بیانِ الشھداء، ص ۸۱۶، حدیث: ۴۹۴۱۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہاں طاعون پھیلے وہاں سے بھاگ نہ جائے اور طاعون سے مَر جائے وہ بھی شہید ہے کیونکہ وہ جنات کا مقتول ہے۔ طاعون بنا ہے طعن سے بمعنی نیزہ مارنا طاعون والے کو محسوس ہوتا ہے کہ میرے جسم میں کوئی نیزے مار رہا ہے اِس لیے اسے طاعون کہتے ہیں لہٰذا یہ شخص شہید ہوتا ہے۔ (یوں ہی) پیٹ کی بیماریوں سے مَرنے والا حکماً شہید ہوتا ہے جیسے دَست، دَرد، اِستسقاء، چونکہ ان بیماریوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے کہ پیٹ کی خرابی تمام بیماریوں کی جڑ ہے اِس لیے اِس سے مَرنے والا حکماً شہید ہے۔ حضرت جلالُ الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حکمی شہداء کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس میں فرمایا ڈوب کر ہلاک ہونے والا، جَل کر، دیوار وغیرہ سے دَب کر مَرنے والا، مُسافر، مرابط (جہاد کے لیے ہر دَم تیار رہنے والا)، جو جمعہ کی رات یا دِن میں مَرے یہ سب شہید ہیں کہ قیامت میں شہداء کے زُمرہ میں اُٹھیں گے۔ یہ سب کرامتیں حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے طفیل ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۲۷)

2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۷۵۔

www.dawateislami.net

موجود زیورات لے کر چلتی بنی۔ اس وقت کے بعد سے میں نے اب تک کسی کو شادی کا مشورہ نہیں دیا۔ اب اگر کوئی مجھے آکر کہتا ہے کہ میری دو شادیاں ہو چکی ہیں اب تیسری کرنا چاہتا ہوں اِس بارے میں آپ کا کیا مشورہ ہے؟ میں اسے کوئی مشورہ نہیں دیتا، البتہ اتنا ضرور کہتا ہوں کہ ”میرے کندھے پر بندوق رکھ کر نہ چلائی جائے، میرا کندھا کمزور ہے۔“ کچھ لوگ اِس طرح کے ہوتے ہیں جن کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ اب پیر صاحب نے فرمایا ہے: ”شادی کر لو اللہ پاک تمہیں بَرَکت دے“ لہٰذا میں دو کے بعد تیسری بھی کروں گا، اگرچہ پہلی دو بیویاں تنگی میں زندگی گزار رہی ہوتی ہیں۔ ایسا ہی مُعاملہ دکانداروں کے بارے میں ہوتا ہے مثلاً کوئی کہتا ہے کہ حضور میں نے نئی دکان بنائی ہے اِس کا کوئی نام دے دیں، اب میں اس کی دکان کا نام بالفرض ”فیضانِ کرم یا فیضانِ نظر“ دے دوں اور بعد میں معلوم ہو کہ حرام مال بیچ رہا ہے یا باقی دکانوں کے مقابلے میں زیادہ مہنگے داموں چیز فروخت کر رہا ہے، تو بعد میں بات مجھ پر آجائے کہ اس دکان کا نام فلاں صاحب نے دیا ہے۔ فی زمانہ مُعاشرہ بہت خراب ہو چکا ہے، دکانوں کو ہی لے لیا جائے تو 99.9 فیصد لوکل اور گھٹیا کو اُلٹی کی چیزیں فروخت کی جا رہی ہوتی ہیں۔

دو صحابہ جن کے نام میں لفظِ امیر آتا ہے

سوال: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو امیرِ طیبہ کیوں کہا جاتا ہے؟ (چھوٹی بچی کا سوال)

جواب: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو امیرِ طیبہ کہا جاتا ہو ایسا کہیں پڑھا نہیں ہے البتہ دو صحابی ہیں جن کے نام کے ساتھ لفظِ امیر آتا ہے ”امیرِ حمزہ اور امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔“ امیر کا لفظ سردار کے معنیٰ میں اِستعمال ہوتا ہے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) ممکن ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کچھ جنگوں میں امیر بنایا گیا ہو جس کی وجہ سے ان کے نام کے ساتھ لفظِ امیر آتا ہے۔

لال رنگ کا لباس پہننا کیسا؟

سوال: کیا عورت لال رنگ کا لباس پہن سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عورت لال رنگ کا لباس پہن سکتی ہے اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:)

www.dawateislami.net

مَرد کو بھی لال لباس پہننا جائز ہے جبکہ وہ شوخ رنگ والا نہ ہو اور نہ ہی اسے زعفران اور کسُم سے رنگا گیا ہو۔[1] (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر عُرفِ عام میں لال لباس معروف نہیں ہے تو بچنا زیادہ اَولیٰ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سبز رنگ کے احرام میں طواف کیا ہے۔[2] اب اگر کوئی شخص اِس حدیثِ پاک پر عمل کرنے کی نیّت سے عُرفِ عام سے ہٹ کر سبز رنگ کے احرام میں طواف کرے گا تو لوگ اُسے بُرا کہیں گے، ممکن ہے کہ پولیس والے ہی اسے حراست میں لے لیں۔ اگر کسی عالِمِ دِین سے بھی اس مسئلے کے بارے میں پوچھا جائے گا تو وہ بھی یہی کہے گا کہ اس نے عُرفِ عام سے ہٹ کر عمل کیا ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

عورت کی داڑھی آجائے تو اسے کب مونڈنا واجب ہے؟

سوال: عورت کے چہرے پر اُگنے والے بالوں کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا انہیں کاٹنا دُرست ہے؟

جواب: عورت کے چہرے پر آنے والے بالوں کو مونڈ دینا مستحب ہے۔[3] اگر شوہر کہتا ہے کہ اسے مونڈ دو تو اب اسے مونڈنا واجب ہو جائے گا، اگر نہیں مونڈے گی تو گناہ گار ہو گی کہ "بیوی پر شوہر کی فرمانبرداری واجب ہوتی ہے۔"[4]

کیا بارش سے وَبائی اَمراض دور ہوتے ہیں؟

سوال: کیا بارش ہونے سے وَبائی اَمراض دور ہوتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: بارش ہونے سے وَبائی اَمراض دور ہوتے ہوں ایسا کہیں پڑھا نہیں ہے۔ فی الحال بارشیں ہو رہی ہیں اور کورونا وائرس بھی موجود ہے، کئی جگہ سیلاب بھی آیا ہے لیکن اِس کے باوجود کہیں سے بھی اِس طرح کی خبر سننے کو نہیں ملی کہ فلاں جگہ پر بارش ہونے کی وجہ سے کورونا وائرس چلا گیا یا لاک ڈاؤن ختم ہو چکا ہے۔ اللہ پاک جب چاہے گا اِس موذی مَرض سے نجات عطا فرمائے گا۔ وَبائی اَمراض میں بندوں کے لیے عبرت ہوتی ہے کہ بندہ خود سوچے کہ وہ کتنا بے بس

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۹۰۔

2 ...... ابو داؤد، کتاب المناسک، باب اضطباع فی الطواف، ۲/ ۲۵۸، حدیث: ۱۸۸۳۔

3 ...... عورت کو داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا نوچنا جائز بلکہ مستحب ہے کہ کہیں اس کے شوہر کو اس سے نفرت نہ پیدا ہو۔ (رد المحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل: فی النظر والمس، ۹/ ۶۱۵) 4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۱۶۔

www.dawateislami.net

ہے، جتنا بھی زور لگالے وَبائی اَمراض سے بچ نہیں سکتا۔ دُنیا دیکھ رہی ہے کہ مکمل دُنیا میں کورونا وائرس پھیلا ہوا ہے اور سائنس بھی اب تک اس کا علاج تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے اور ابھی تک اس کی ویکسین نہیں بنائی گئی۔ دُنیا سے کورونا وائرس جیسی مہلک بیماری کو ختم کرنا اِنسان کے بس میں نہیں ہے۔ جو لوگ وَبائی اَمراض دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے ان کی عقلوں پر عموماً غفلت کا پَردہ پڑ چکا ہوتا ہے، ان کی مثال اس مُرغی کی طرح ہے جو قصائی کے ہاتھوں میں ہے اور کٹنے کے لیے تیار ہے لیکن اِسی حالت میں اگر اس کے سامنے کوئی کیڑا مکوڑہ وغیرہ آجائے تو وہ اسے کھانے میں مشغول ہو جاتی ہے، اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ مجھے ابھی کاٹ دیا جائے گا۔ لوگ تو میّت کو دیکھ کر بھی عبرت نہیں پکڑتے بلکہ اس کی بھی جیبیں خالی کر لیتے ہیں۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کان میں بالی کے پہننے والے سوراخ میں پانی پہنچانا مشکل نہیں

سوال: اگر کسی کے کان میں بالی کا سوراخ ہو تو وہ فرض غسل میں اس کے اندر پانی کیسے پہنچائے گا؟

جواب: کان میں بالی کے پہننے والے سوراخ میں پانی پہنچانا اتنا مشکل نہیں ہے، ذرا سا کان کو پکڑ کر ہلایا جائے گا تو ضرور پانی پہنچ جائے گا۔ اس کے لیے کوئی دور بین یا خورد بین جیسی چیز کی حاجت نہیں ہے کہ بعد میں دیکھا جائے کہ پانی پہنچا ہے یا نہیں، یہ تو فقط ان لوگوں کا کام ہوتا ہے جو وَسوسوں کا شکار ہوتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد 1 (جزء:ب) کے صفحہ 1043 پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دو دوست غسل کے اِرادے سے نہر پر گئے اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ پہلے میں غسل کرتا ہوں تو مجھے بتانا کہ کون سی جگہ غسل کرنے میں خشک رہ گئی ہے اِس طرح وہ دونوں پورا دِن نہر میں غوطہ لگاتے رہ گئے اور پورے دِن کی نمازیں مَعَاذَ اللّٰہ قضا کر دیں۔ (1)

ابرو بنوانے کا حکم

سوال: کیا بیوی شوہر کی اِجازت سے اپنی Eye brow بنوا سکتی ہے؟ (سمیع اللہ، فیصل آباد)

جواب: شوہر اگر اِجازت دے بھی دے تب بھی بیوی اپنی Eye brow نہیں بنوا سکتی کہ اللہ پاک اور اس کے

---

(1) ...فتاوی الکبری الفقھیة، کتاب صلاة الجماعة، باب شروط الامامة وما یتعلق بها، ۱/ ۳۱۳۔

www.dawateislami.net

رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔[1]

رِشوت دے کر اپنے حق میں فیصلہ کروانا کیسا؟

سوال: کسی شخص پر ظلم کرنا اور رِشوت دے کر اپنے حق میں فیصلہ کروالینا کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: جی نہیں! یہ دُرُست نہیں ہے۔ اگر کسی نے جھوٹا کیس بنا کر کسی مظلوم کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالا ہے تو اسے آزاد کروا دینا چاہیے۔ مظلوموں کی آہیں لینا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ آج کے دور میں بعض لوگ رِشوت دے کر اپنے حق میں فیصلہ کروالیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، یہ یادرکھنا چاہیے کہ اصل فیصلہ مَرنے کے بعد ہوگا۔ عام لوگوں سے ہٹ کر بھی دیکھا جائے تو پولیس والے بھی غنڈہ گردی کر رہے ہوتے ہیں، سب نہیں کرتے لیکن جو کرتے ہیں انہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ جس جس کا پیسا لوٹا ہے، ظلم کیا ہے یا دھمکیاں دی ہیں ان سب سے مُعافی تلافی کرلے، ورنہ قبر میں اللہ پاک کے عذاب سے کون بچائے گا؟ آج یہ ٹڈی دَل کا عذاب ہی بہت بڑا لگ رہا ہے لیکن حقیقت میں یہ تو کچھ بھی نہیں ہے، قبر میں سانپوں اور بچھوؤں سے بھی پالا پڑے گا تب سمجھ آئے گی کہ میں دُنیا میں غلط کام کیا کرتا تھا۔ اِنسان کو یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ میں بعد میں توبہ کرلوں گا بلکہ جتنی جلدی ممکن ہوسکے فوراً توبہ کرکے اپنے رَب کو راضی کرلینا چاہیے۔ اگر رَب راضی ہوگا تو ٹڈی دَل کا عذاب بھی رَحمت بن جائے گا اور کھیتی پھر سے ایسی سرسبز و شاداب ہو جائے گی کہ لوگ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔

ملاوٹ کرنے، دھوکا دینے اور سودی لین دین کرنے کا حکم

سوال: کیا چیزوں میں ملاوٹ کرنا، دھوکا دہی سے کام لینا اور سود کا لین دین کرنا گناہ کے کام ہیں؟

جواب: جی ہاں! یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ مسلمان کو چاہیے کہ چیزوں میں ملاوٹ کرکے لوگوں کو فروخت کرنا، رِشوت اور سود کا آپس میں لین دین کرنا سب چھوڑ دیں پھر دیکھیں کہ اللہ پاک کی رَحمت کیسے چھما چھم برستی ہے۔ آج کل جس

---

[1] ...... حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، انہوں نے کہا: بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت ہے، جبکہ بیماری سے یہ نہ کیا ہو۔

(ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی صلۃ الشعر، ۴/۱۰۶، حدیث: ۴۱۷۰)

www.dawateislami.net

شخص کو بھی دیکھو بیماری لیے پھر رہا ہے۔ اگر کوئی اَرب پتی ہے تو وہ بھی اِس فکر میں مبتلا ہے کہ اس کے مَرنے کے بعد ساری جائیداد کا وارث کون ہو گا؟ آج ہر شخص کسی نہ کسی آفت و پریشانی میں مبتلا ہے۔ سب کو اللہ پاک کی طرف رُجوع کرنا چاہیے اِسی میں عافیت ہے۔

خرید و فروخت میں دھوکا دینا کیسا؟

سوال: بسا اوقات دکاندار نئے گلاس کو اِستعمال کر کے واپس اسی جگہ پر رکھ دیتے ہیں اور وہی گلاس اپنے گاہک کو نئی چیز کی قیمت پر فروخت کرتے ہیں کیا ایسا کرنا شرعاً دُرُست ہے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ دکاندار گاہک کو بتا دے کہ اس گلاس میں پانی یا شربت اِستعمال کیا جا چکا ہے پھر ہم نے صاف کر کے اسے ڈبے میں ڈالا ہے، اِس طرح کہنے سے مال فروخت کرنے میں دھوکا نہیں کہلائے گا۔ اب گاہک کی مَرضی ہے کہ وہ اس گلاس کو لے یا نہ لے۔ چیزیں فروخت کرنے میں دھوکا نہیں دینا چاہیے۔ بہت سے دکاندار اچھے ہوتے ہیں وہ اپنے برتنے کی چیزیں الگ رکھتے ہیں اور گاہک کو کھرا مال فروخت کرتے ہیں۔ پُرانی چیز کو نیا کہہ کر فروخت کرنا اور قیمت بھی نئی چیز کی لینا یہ دھوکا ہے۔

حطیم کعبۂ معظمہ میں داخل ہے

سوال: کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے؟

جواب: جی ہاں! حطیمِ کعبہ بھی کعبہ میں داخل ہے۔[1] لوگ طواف کرتے ہوئے اس میں سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ دَراصل حطیمِ کعبہ میں جانے سے وہاں کی پولیس روک رہی ہوتی ہے تو لوگ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ شاید یہ کوئی اور مقدس مقام ہے جس کی وجہ سے یہ روک رہے ہیں۔

❁❁❁

[1] ...... حطیم: کعبہ معظمہ کی شمالی دیوار کے پاس نصف دائرے کی شکل میں فصیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حصہ۔ "حطیم" کعبہ شریف ہی کا حصہ ہے اور اس میں داخل ہونا عین کعبۃ اللہ شریف میں داخل ہونا ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۶۱)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	وہ جاندار جن کی جان دیر سے نکلتی ہے	9
صبر کے فضائل	1	کیا کورونا وائرس میں مَرنے والا شہید ہے؟	9
چُپ کر سیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرے تاں ہیرے	2	رَحمت کبھی زحمت بن جاتی ہے	10
اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے	3	تجربات اِنسان کو بہت کچھ سکھا دیتے ہیں	10
آزمائش سے کیا مُراد ہے؟	4	دو صحابہ جن کے نام میں لفظِ امیر آتا ہے	11
کامل مؤمن کے لیے ہر چیز میں فکرِ آخرت کا پہلو	5	لال رنگ کا لباس پہننا کیسا؟	11
قومِ فرعون پر ٹڈیوں کا عذاب	6	عورت کی داڑھی آجائے تو اسے کب مونڈنا واجب ہے؟	12
ٹڈیاں اللہ پاک کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے	6	کیا بارش سے وَبائی اَمراض دور ہوتے ہیں؟	12
ٹڈیاں پرندوں میں سب سے بڑا لشکر ہے	7	کان میں بالی کے پہننے والے سوراخ میں پانی پہنچانا مشکل نہیں	13
کیا ٹڈی دَل بھی عذاب کی صورت ہے؟	8	ابرو بنوانے کا حکم	13
ٹڈی حلال ہے	8	رِشوت دے کر اپنے حق میں فیصلہ کروانا کیسا؟	14
سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی پھر دِیگر مخلوقات	8	ملاوٹ کرنے، دھوکا دینے اور سودی لین دین کرنے کا حکم	14
خوشی میں اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے	9	خرید و فروخت میں دھوکا دینا کیسا؟	15
کائنات کی سب سے بڑی مخلوق	9	حطیم کعبۂ معظمہ میں داخل ہے	15

ماخذومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف/ مؤلف/ متوفیٰ	مطبوعات
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر درمنثور	امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
البدور السافرۃ	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	موسسۃ الکتب الثقافیۃ
حیاۃ الحیوان الکبریٰ	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الفقھیۃ الکبریٰ	امام احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
رفیق الحرمین	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "غور و فکر" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ۔

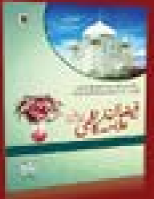

ISBN 978-969-631-877-4
0125615

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net